آلِ عمران ۱۱

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

([ان کا انجام] آل فرعون اور اُن لوگوں کا سا ہوگا جو اُن سے پہلے تھے، انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے انھیں پکڑ لیا اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔)

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ([اُن کا انجام] آل فرعون اور اُن لوگوں کا سا ہوگا جو اُن سے پہلے تھے، انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے انھیں پکڑ لیا)

كَدَأْبِ (د ء ب): - مسلسل چلنا، ایسی عادت جس پر ہمیشہ عمل ہوتا رہے، دستور، حالت

پہلے عام کافروں کی بات کی گئی اور اس کے بعد آل فرعون کو بطورِ خاص نمونے کے طور پر پیش کیا گیا جو بہت شان و شوکت رکھتے تھے چونکہ وفد نجران بھی بڑے شان و شوکت والے تھے اس لیے انھیں بھی اِس سے سبق لینے کہا جا رہا ہے - ساتھ ہی آل فرعون سے پہلی جتنی قومیں تھیں جنھوں نے اللہ کی آیات (رسولوں، کتابوں، معجزے وغیرہ) کا انکار کیا اُن سے بھی سبق لینے کہا جا رہا ہے - جیسے عاد، ثمود وغیرہ - اور اکثر کفر و شرک کرنے والے قوم کے بڑے مالدار لوگ ہوتے تھے -

یہاں اللہ تعالیٰ نے سب کافروں کو خواہ وہ مکہ کے کافر تھے یا مدینہ کے یہود یا منافقین یا مدینہ کے مشرکین یا نصاریٰ جو اسلام کے خلاف جنگ پر اتر آئے تھے انھیں متنبہ (warned) فرمایا کہ اسلام سے دشمنی کرنے سے باز آجاؤ ورنہ جس طرح آل فرعون اور قوم عاد، ثمود وغیرہ تباہ و برباد کئے جا چکے ہیں ویسے ہی حال تمہارا بھی ہوگا۔

ذَنْب ← گناہ، جُرم

ذَنَبًا ← کسی کی دم پر پیر رکھنا، ایسا کام کرنا جس کا بُرا نتیجہ نکلے -

ذُنُوب ← (فعول کا وزن) بھیانک انجام، بُرا نتیجہ

ان سب کو بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا تھا اور تمہیں بھی پکڑے گا کیونکہ اللہ اپنے خالص مسلمان بندوں سے دشمنی رکھنے والوں کو ضرور سزا دیتا ہے - اِس دنیا میں بھی آل فرعون اور پہلی قوموں کو عذاب دیا گیا اور آخرت میں بھی عذاب ہوگا -

قوم		دنیا میں عذاب
آلِ فرعون	(الاعراف: 136)	سمندر میں ڈوب گئے
قوم نوح	(العنکبوت: ۱۴)	طوفان نے پکڑ لیا
قوم ھود [عاد]	(الذاریات: ۴۱)	بانجھ ہوا بھیجی گئی
قوم صالح [ثمود]	(ھود: 67)	چیخ نے آپکڑا
قوم لوط	(الحجر: 74)	شہر کو الٹ کر نیچے کر دیا اور پتھروں کی بارش کر دی
قوم شعیب	(الشعراء: ۱۸۹)	سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا

فرعون کی زندگی میں نشانیوں کے طور پر اور بھی کئی عذاب بھیجے گئے جیسے طوفان، ٹڈیوں، جوؤں (lice)، مینڈکوں اور خون وغیرہ کا عذاب۔ یہ سبھی کھلی نشانیاں تھیں پھر بھی انھوں نے اللہ کی تمام آیتوں اور موسیٰؑ کا انکار کیا اور تکبر اور سرکشی کرتے رہے۔ پھر آخر میں انھیں سمندر میں ڈبو دیا گیا -

اِسی طرح مکہ کے کافروں پر ایسا سخت قحط نازل ہوا کہ وہ چمڑے (ایک اور حدیث میں ہڈیاں)، اور مردار کھانے پر مجبور ہو گئے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص بھوک کی شدت میں آسمان کی طرف دیکھتا تو ایک دھواں (دخان) سا دکھائی دیتا - رسولؐ نے جب قحط ختم کرنے کی دعا فرمائی تو قحط ختم ہو گیا لیکن کفار نے پھر کفر و شرک کرنا شروع کیا - اور دوسرا عذاب اُن پر یہ تھا کہ بدر کی جنگ میں اِن کفار کے بڑے بڑے لیڈر بھی مارے گئے اور مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی (یہ بخاری کی دو حدیثوں کا مفہوم ہے) -

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ (اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے)

الْعِقَاب (ع ق ب): - سزا، عذاب، ایڑھی [heel]

ایڑھی پاؤں کا پچھلا حصہ - اِسی سے عِقَاب کا معنی پیچھے ہو لینے کے ہیں - جیسے کہ تعاقب پیچھا کرنے کو کہتے ہیں - اِس کا مطلب جرم ثابت ہونے کے بعد جو سزا ملے اُسے عقاب کہیں گے -

پہلے اِسی آیت میں گناہوں [ذنوب] پر پکڑنے کی بات تھی اور اب یہاں جرم ثابت ہونے کے بعد سزا (عقاب) کی بات ہے -

اِس دنیا میں انکے گناہوں کی وجہ سے پکڑا گیا، انھیں اِس دنیا میں بھی سزا دی گئی اور قیامت کے دن تک برزخ کی زندگی میں بھی انھیں سزا مل رہی ہے -

غافر 46 ← [اور اب تو یعنی برزخ میں] آگ [جہنم کی] ہے جس پر انھیں صبح و شام پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی [حکم ہوگا] فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو -

اللہ کی آیات کا انکار کرنے والوں کو اِس دنیا میں تو سزا مل چکی اور آخرت میں انھیں سخت عذاب ہوگا۔ اور جیسے فرعونیوں کے بارے میں بتایا گیا کہ انھیں اب بھی برزخ کی زندگی میں صبح اور شام آگ کا عذاب دیا جا رہا ہے -

وفد نجران کو تاریخ کی مثال دے کر سمجھایا جا رہا ہے کہ اللہ کی پکڑ سے تو فرعون جیسے بھی لوگ نہ بچ سکے -